ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

زیر سرپرستی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

شیرانوالہ دروازہ لاہور

۲۶ فروری سنہ ۱۹۶۰ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ۞ لاہور

ہدیہ چار آنے



جناب عمر الدین صاحب شاد لدھیانوی

برساتا ہؤا رحمت پھر ماہِ صیام آیا   برکات کی بارش کا لے کر یہ پیام آیا

سرکارِ دو عالم کا لاریب حبیبؐ آیا   پھر اوج پہ مسلم کا اللہ رے نصیب آیا

مژدہ ہو گنہگارو بخشش کی نوید آیا   ایام مُبارک ہیں ساعت ہے سعید آئی

مسلم کے گلستاں میں پھر فصلِ بہار آئی   انوار بدوش آئی رحمتِ یکتار آئی

دل خرّم و شاداں ہیں وحدت کے ترانے ہیں   لٹتے ہوئے ہر جانب رحمت کے خزانے ہیں

طاعت کا عبادت کا یہ ماہ نرالا ہے   ہر گوشہ منوّر ہے ہر سمت اُجالا ہے

معمور ہے فرحت سے عالم کی فضا ہمدم   آتی ہے تلاوت کی کانوں میں صدا پیہم

اک کیف ہے روحانی راتوں کا قیام اسمیں   اوقات کا ہوتا ہے تبدیل نظام اس میں

انعامِ الٰہی ہے اے شاد حقیقت میں
چھائی ہوئی رحمت ہے رمضان کی صورت میں

هفت روزه خدّام الدّین لاهور

جلد ۵ | جمعۃ المبارک مورخہ ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۶۰ء | شمارہ ۴۲

روزہ کی فرضیّت

روزہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک اہم رُکن ہے۔ ارکان خمسہ یہ ہیں۔

۱۔ یہ اقرار کرنا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔

۴۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

۵۔ حج کرنا۔

پہلا رُکن تو اسلام میں داخلہ کا سرٹیفکیٹ ہے جس کا تعلق عقائد سے ہے۔ باقی چار ارکان پر اسلام کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ زکوٰۃ اور حج کا تعلق دولتمندوں سے ہے غریب مسلمان جو صاحب نصاب نہیں اُن پر نہ زکوٰۃ فرض ہے اور نہ حج۔ نماز اور روزہ ہر عاقل اور بالغ مسلمان کے لئے فرض ہیں۔ روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔ روزے سال بھر میں ایک مہینہ رکھنے فرض ہیں۔

ان ارکانِ خمسہ کا ذکر مشکوٰۃ شریف کی پہلی حدیث میں آتا ہے جس کے راوی حضرت عمرؓ بن خطاب ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے بال نہایت سیاہ۔ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا۔ اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا۔ وہ رسول اللہؐ کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے۔ اور عرض کیا "محمدؐ! مجھ کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمائیے"۔ آپؐ نے فرمایا" اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے اور شہادت دے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں۔ اور (پھر) تو نماز قائم کرے۔ زکوٰۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھے۔ اور خانہ کعبہ کا حج کرے۔ اگر تجھ کو زادِ راہ میسّر ہو۔"

اس کے بعد اس شخص نے ایمان۔ احسان قیامت اور اس کی نشانیوں کے متعلق سوالات کئے۔ جن کے آپؐ نے جوابات عطا فرمائے اس کے بعد وہ شخص رُخصت ہو گیا۔ اس کے چلے جانے کے تھوڑی دیر بعد رسول اللہؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا "عمر! تم اس سائل کو جانتے ہو" حضرت عمرؓ نے عرض کیا" اللہ اور اس کا رسولؐ ہی خوب جانتے ہیں" آپؐ نے فرمایا" یہ جبرائیلؑ تھے۔ جو تم کو تمہارا دین سکھا نے آئے تھے"۔

یہ حدیث شریف ہے جس میں رمضان المبارک کے روزوں کو اسلام کا ایک رُکن فرمایا گیا ہے۔ روزہ کا ذکر قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ (یہ) گنتی کے چند روز (ہیں) پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر لے" آگے چل کر پھر ارشاد ہوتا ہے۔ "سو جو کوئی تم میں سے اس (رمضان کے) مہینے کو پالے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے"۔ ملاحظہ ہو سورہ البقرہ رکوع ۲۳ پ ۲ آیات (۱۸۴/۱۸۵)

قرآن مجید اور حدیث شریف سے پیش کردہ ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ رمضان شریف کے روزے رکھنے فرض ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے صرف دو صورتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت دی ہے

(۱) بیماری میں۔

(۲) سفر میں۔

بیماری سے صحت یاب ہونے پر اور سفر سے واپس آنے کے بعد چھوڑے ہوئے روزے رکھنے ضروری ہیں۔ روزہ چھوڑنے کی تیسری کوئی صورت نہیں۔

اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو ذہن میں رکھ کر اب تیونس کے مفتیٔ اعظم کا مندرجہ ذیل فتوےٰ پڑھیئے۔ جو انہوں نے تیونس کے صدر کو خوش کرنے کے لئے صادر کیا ہے۔ اس فتوےٰ میں مفتی صاحب نے نہ قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کی ہے۔ اور نہ رسول اللہؐ کے کسی ارشاد کا حوالہ دیا ہے۔ فتویٰ ملاحظہ ہو:۔

"مَیں صدر حبیب بورقیبہ کی اس تجویز سے متفق ہوں کہ اگر رمضان میں روزہ رکھنا ملک کی ترقی کے راستے میں حائل ہو۔ تو روزہ نہ رکھا جائے۔ چنانچہ جن نوجوانوں کو اپنا کام جاری رکھنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہے جن علماء کرام کا اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تنومند رہنا ضروری ہے۔ اور جن سپاہیوں کو ملک کی آزادی کے تحفظ اور حق وصداقت کی علمبرداری کے لئے میدانِ جنگ میں اُترنا ہو وہ بے شک روزہ نہ رکھیں"

اس فتوےٰ میں روزہ قضا کرنے کا بھی ذکر نہیں۔ گویا مفتی صاحب نے روزوں کو ساقط کر دیا ہے۔ ہماری رائے میں یہ فتوےٰ مضحکہ خیز ہے۔ مسلمانانِ عالم اور اسلامی حکومتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کے خلاف زبردست احتجاج کریں

اس موقعہ پر ہم اپنی حکومت سے یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ گذشتہ بارہ سال میں عوام اور حکام نے رمضان المبارک کے مہینہ کا کما حقہٗ احترام نہیں کیا۔ ضلاعی حکام نے اب تک صرف اپیل کر دینے پر ہی اکتفا کی ہے ضرورت ہے کہ مسلمانوں سے زبردستی رمضان المبارک کا احترام کرایا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ اپنی بے راہ روی کے باوجود کوئی مسلمان بھی اس پر چیں بجبیں نہ ہوگا۔ اگر ملک کے قانون کے لئے سختی ضروری ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے قانون کا احترام کرانے کے لئے سختی سے کیوں گریز کیا جاتا ہے؟

کیا حکومت کو قیامت کے دن کے محاسبہ کا ڈر نہیں؟

اَحادیثُ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت کی تاکید

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِ وَالسِّبَاعِ وَ اَنَا ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَھَلْ تَجِدُ لِیْ مِنْ رُخْصَۃٍ قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ ھَلًا وَ لَمْ یُرَخِّصْ

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ - عبداللہ بن اُمّ مکتوم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مدینہ میں بہت سے موذی جانور اور درندے ہیں اور میں اندھا ہوں۔ کیا آپ مجھ کو معذور سمجھ کر گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تو حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی آواز سُنتا ہے - انہوں نے کہا ہاں - آپؐ نے فرمایا۔ پس تو حاضر ہو اور اجازت نہ دی۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَیْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَ اِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَ مَسْکَنُ سُلَیْمَانَ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَی الشِّفَآءِ اُمِّ سُلَیْمَانَ فَقَالَ لَھَا لَمْ اَرَ سُلَیْمٰنَ فِی الصُّبْحِ فَقَالَتْ اِنَّہٗ بَاتَ یُصَلِّیْ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْھَدَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَیْلَۃً

(رواہ مالک)

ترجمہ - ابوبکر بن سلیمانؓ کہتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ پھر عمرؓ صبح کے وقت بازار تشریف لے گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا - حضرت عمرؓ سلیمان کی ماں شفاء کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ صبح کی نماز میں میں نے سلیمانؓ کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ سلیمانؓ نے رات بھر نماز پڑھی تھی - اس کی آنکھوں میں نیند بھر گئی اور وہ سو گیا - حضرت عمرؓ نے کہا کہ صبح کی نماز کو جماعت سے پڑھنے کے لئے میرا حاضر ہونا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَھُمَا جَمَاعَۃٌ

(رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ - ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو اور دو سے زیادہ میں جماعت ہے

صفوں کو سیدھا کرنے کی تاکید

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِھَا الْقِدَاحَ حَتّٰی رَاٰی اَنَّا قَدْ اَغْفَلْنَا عَنْہُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ حَتّٰی کَادَ اَنْ یُّکَبِّرَ فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ

(رواہ مسلم)

ترجمہ - نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو برابر کیا کرتے تھے - یہاں تک کہ آپؐ برابر کرتے گویا ان کو تیروں سے (تیروں سے برابر کرنا عرب کا محاورہ ہے یعنی نہایت سیدھا اور ہم کو اس کا کافی علم ہو گیا یعنی صفوں کے درست کرنے کا - ایک روز آپؐ تشریف لائے اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے کہ قریب تھا - کہ تکبیر کہی جائے - آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا - آپؐ نے فرمایا - خدا کے بندو! اپنی صفوں کو برابر کرو - ورنہ خدا تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّیْ اَرٰکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِی مُتَّفَقٍ عَلَیْہِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ عَنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ

ترجمہ - انسؓ کہتے ہیں قائم کی گئی نماز اور آپؐ تشریف لائے ہماری طرف منہ کئے ہوئے اور فرمایا صفوں کو درست کرو اور برابر کھڑے ہو - میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں - (بخاری)
اور بخاری و مسلم کی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ پورا کرو صفوں کو میں تم کو پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ

ترجمہ - انسؓ کہتے ہیں - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھا کرو تم اپنی صفوں کو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کو کامل کرنا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَیَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا

(رواہ مسلم)

ترجمہ - ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ رکھتے اور اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ - اور اختلاف نہ کرو کہ اختلاف سے تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور مجھ سے قریب رہیں تم میں سے وہ شخص جو بالغ اور عقلمند ہیں اور پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں - اور پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں - ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ آج کل تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہو۔

خطبۂ یوم الجمعہ مورخہ ۲۱ر شعبان ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹ر فروری ۱۹۶۰ء

از جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ۔ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی۔ اَمَّا بَعۡدُ

رمضان المبارک کون کون سی برکتیں ساتھ لایا

(شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝) سورہ البقرہ ع ۲۳۔ پ ۲۔

ترجمہ۔ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اُتارا گیا جو لوگوں کے واسطے ہدایت ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔ سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے کو پا لے تو اس کے روزے رکھے اور جو کوئی بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کر لو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی شکر کرو۔

مذکورہ بالا آیت کے ارشادات کی فہرست

(۱) قرآن مجید کا نزول لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر رمضانِ مبارک میں ہوا۔ پھر آسمان دنیا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا۔

(۲) قرآن شریف میں لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔

(۳) اور ہدایت کی روشن دلیلیں ہیں

(۴) اور قرآن شریف حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے۔

(۵) جو شخص رمضان المبارک میں موجود ہو وہ رمضان کا روزہ ضرور رکھے۔

(۶) اور جو شخص بیمار یا مسافر ہو (وہ روزہ چھوڑ دے) اور دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر دے

قرآن مجید کون کون سی برکتیں اپنے ساتھ لایا

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ سورہ بنی اسرائیل ع ۹۔ پ ۱۵۔ ترجمہ۔ اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمانداروں کے حق میں شفا اور رحمت ہیں اور ظالموں کو اس سے اور زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت میں مومنوں کیلئے دو برکتوں کا ذکر

(۷) قرآن مجید مومنوں کے حق میں شفا ہے۔

(۸) قرآن مجید مومنوں کے حق میں رحمت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کیوں نازل فرمایا

(وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلۡفَیۡنَا عَلَیۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوۡ کَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ شَیۡـًٔا وَّ لَا یَهۡتَدُوۡنَ ۝) سورہ البقرہ ع ۲۱۔ پ ۲۔ ترجمہ۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس (قرآن مجید) کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اسکی پیروی کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ ان کے باپ کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ پائی ہو۔

حاصل

مذکورۃ الصدر آیت کا حاصل یہ ہے کہ قرآن مجید اتباع کے لئے اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا ہے

قرآن مجید کے فرمان سے مُنہ موڑنا نفاق ہے

وَ اِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰی مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَی الرَّسُوۡلِ رَاَیۡتَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ یَصُدُّوۡنَ عَنۡکَ صُدُوۡدًا ۝ سورۃ النساء ع ۹ پ ۵۔ ترجمہ۔ اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو چیز اللہ نے نازل کی ہے۔ اس کی طرف آؤ اور رسولؐ کی طرف آؤ تو تو منافقوں کو دیکھیگا کہ تجھ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

حاصل

یہ ہے کہ جو شخص مسلمان کہلا کر قرآن مجید کے فیصلے سے مُنہ موڑے گا وہ منافق کہلائے گا۔ سچا کوئی مسلمان یہ حرکت نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید سے ہٹنا گمراہی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ الۡکِتٰبِ الَّذِیۡ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ وَ الۡکِتٰبِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا ۝ سورۃ النساء ع ۲۰۔ پ ۵

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول پر یقین لاؤ اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو پہلے نازل کی تھی۔ اور جو کوئی اللہ کا انکار کرے اور اسکے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اسکے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا تو وہ شخص بڑی دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔

حاصل

یہ نکلا کہ جو شخص قرآن مجید پر نہ چلے۔ وہ گمراہ ہے۔ اللھم اعذنا منہ

قرآن مجید با برکت چیز ہے

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ سورۃ الانعام ع ۱۱ – پ ۷ – ترجمہ – اور یہ کتاب جسے ہم نے اتارا ہے۔ برکت والی ہے انکی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور تاکہ تو مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس والوں کو ڈرائے۔ اور جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

حاصل

یہ نکلا کہ قرآن مجید با برکت چیز ہے اور جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نماز کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔ اللّٰھم اجعلنا منھم

رمضان کے متعلق احادیث

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (متفق علیہ)

ترجمہ – ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان آتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ (متفق علیہ) ترجمہ – سہل بن سعد رض سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میں آٹھ دروازے ہیں – ان میں سے ایک دروازہ ہے۔ جس کا نام ریّان ہے۔ اس میں سوائے روزہ داروں کے کوئی داخل نہیں ہوگا۔

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (متفق علیہ)

ترجمہ – ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ درآنحالیکہ اس میں ایمان ہو اور طلب ثواب کی خاطر رکھے۔ اسکے سب پہلے گناہ بخشے جائیں گے اور جو شخص رمضان کی راتوں کو قیام کرے درآنحالیکہ اس میں ایمان ہو اور طلب ثواب کی خاطر قیام کرے تو اسکے بھی سب گناہ بخشے جائینگے اور جو شخص لیلۃ القدر میں قیام کرے درآنحالیکہ اس میں ایمان ہو اور طلب ثواب کی خاطر قیام کرے۔ اس کے بھی سب پہلے گناہ بخشے جائیں گے۔

(۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهٗ لِيْ وَ اَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَ اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ (متفق علیہ) ترجمہ – ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل آدم ع کے بیٹے کا بڑھایا جاتا ہے۔ (یعنی ایک عمل کا دس گنا ثواب ملتا ہے) نیکی اپنے سے دس گنا۔ بلکہ سات سو گنا تک۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مگر روزہ پس تحقیق وہ میرے لیئے ہے۔ اور میں اس کا بدلہ ہوں۔ چھوڑتا ہے اپنی خواہش نفسانی کو میرے لیئے اور کھانے کو بھی۔ روزے دار کیلئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت اور البتہ بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ خوشبودار ہے کستوری کی خوشبو سے بھی اور روزہ ڈھال ہے۔ اور جب کبھی کسی ایک کے روزے کا دن ہو پھر نہ تو ہمبستری کی باتیں کرے اور نہ شور و غل کرے۔ پس اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے لڑے۔ پھر روزہ دار کہدے تحقیق میں روزہ دار ہوں (یعنی تمہیں اس لئے جواب نہیں دیتا کہ روزہ دار ہوں۔)

(۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ و رواہ احمد۔ ترجمہ – ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب پہلی رات رمضان کے مہینہ کی ہوتی ہے۔ پا بزنجیر شیطان کر دیئے جاتے ہیں اور شریر جنوں میں سے (بھی پا بزنجیر کر دیئے جاتے ہیں) اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ پس ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور منادی ندا کرتا ہے اے نیکی کے طلب کرنے والے تو آگے بڑھ اور اے برائی کے کرنے والے چھوڑ دے اور اللہ کیلئے دوزخ سے نجات پانے والے ہوتے ہیں۔ اور یہ ہر رات (رمضان شریف کے میں) ہوتا ہے۔

(۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَ الْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَ الشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَ يَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ترجمہ – عبداللہ رض بن عمرو سے روایت ہے۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن دونوں بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہیگا اے رب میرے تحقیق میں نے اسے کھانے اور خواہشات پوری کرنے سے

دن کو روکا۔ پھر میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا۔ میں نے اس کو رات کے وقت سونے نہیں دیا تھا۔ پس میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما۔ پھر دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَاُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّآخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ترجمہ۔ سلمان فارسیؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری دن میں خطبہ دیا۔ پھر فرمایا۔ اے لوگو! تمہیں ایک بڑے مہینے نے ڈھانپا ہے۔ مبارک مہینہ ہے۔ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کا روزہ رکھنا فرض کیا ہے اور اس کی رات کا قیام نفل ہے۔ جو شخص اس میں ایک نیکی کے ساتھ قرب حاصل کرے گا۔ اس نے مثل اس کی اجر پایا۔ جس نے کہ فرض ادا کیا۔ ماسوا اس رمضان کے اور جس نے فرض ادا کیا وہ ایسا ہوگا۔ گویا کہ ستر فرض ادا کئے۔ سوائے رمضان کے۔ اور وہ مہینہ صبر کا ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور مہینہ ہمدردی کا ہے۔ اور ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس میں روزہ دار کو روزہ افطار کرائیگا یہ روزہ کھلوانا اس کی مغفرت کا باعث بن جائیگا اور اس کی گردن کو دوزخ سے آزاد کرانے کا باعث بن جائے گا۔ اور اس کے لئے مثل اجر اس روزہ دار کے ہوگا۔ سوائے اس کے کہ اس روزہ دار کے اجر سے کچھ کم کیا جائے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہؐ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایسی چیز نہیں ہوتی۔ جس سے کہ روزہ دار کا روزہ افطار کرائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ یہی ثواب اس کو بھی دیگا جس نے روزہ دار کا افطار ایک دودھ کے گھونٹ پر کرایا۔ یا ایک کھجور سے کرایا یا پانی کے ایک گھونٹ سے کرایا اور جس نے روزہ دار کو پورا پیٹ بھر کے پلایا۔ اس کو اللہ تعالےٰ میرے حوض سے اتنا پلائے گا کہ وہ جنت میں جانے تک پیاسا ہی نہ ہوگا۔ اور رمضان ایسا مہینہ ہے کہ ابتدا اس کی رحمت ہے اور درمیان اس کا بخشش ہے اور اس کا آخر دوزخ سے آزادی ہے۔ اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام سے تخفیف کریگا اللہ تعالےٰ اس کو بھی بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دیگا۔

بقیہ شب قدر کی برکات

سے ۱۲

کا کچھ حصہ بھی اگر آدمی اس خیال سے عبادت و ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کے لئے دے دیا کرے کہ ان میں کوئی رات ضرور ہی شب قدر ہوگی تو کوئی بڑی بات نہیں ورنہ کم از کم رمضان کی اور خاص کر اس کے عشرۂ آخیرہ کی راتوں میں تو ضرور ہی اس دولت کے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ کہ اگر کسی خوش نصیب کو میسر ہو جائے تو پھر تمام دُنیا کی نعمتیں اور راحتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ لیکن اگر میسر نہ بھی ہو تب بھی اجر سے خالی نہیں ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

بعض صوفیہ نے لکھا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے حتیٰ کہ درخت زمین پر گر جاتے ہیں اور پھر اپنی جگہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ شب قدر میں یہ دعا مانگنا چاہئے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

(ترجمہ) اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے۔ اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو۔ پس مجھے بھی معاف فرما دے (مشکوٰۃ)

آخر میں اس عاجز کی استدعا کہ اگر دعا میں اس ناکارہ کو بھی یاد فرمالیں۔ تو بہت بڑا احسان ہوگا۔ کیونکہ اس سیہ کار کے پلے سوائے حسرت اور آرزو کے کچھ بھی نہیں۔

از گنج مقصود ترا دادیم نشاں
گرچہ ما نرسیدہ ایم شاید تو رسی

بقیہ فضائل ماہ رمضان وصیام

سے ۱۳

رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد تراویح پڑھنا ضروری ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ نے خود چند روز تراویح باجماعت ادا فرمائی ہے۔ اور پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں صحابہؓ نے ۲۰ عدد تراویح باجماعت ادا فرمائی۔ تمام رمضان المبارک میں ایک قرآن شریف ختم کرنا ضروری ہے۔ تین دن سے کم میں ایک قرآن ختم کرنا اچھا نہیں۔ رمضان شریف میں اپنے خدا کو دل کھول کر یاد کریں۔ قرآن کے ذکر فکر میں اپنا وقت گزاریں۔ نوافل پڑھیں۔ اعتکاف میں بیٹھیں گناہوں سے توبہ کریں۔ سچ کی حمایت کریں۔ غریبوں کی امداد فرماویں۔ اور صحیح معنوں میں صابر شاکر پرہیزگار اور مجاہدین کر اللہ کی رحمت مغفرت اور نجات تینوں کے مالک بن جائیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے دن کو روزہ رکھا اور رات کو عبادت کی یا لیلۃ القدر کو قیام کیا۔ اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ آپ اس ماہ میں قرآن پڑھیں۔ قرآن کو سمجھیں اور قرآن پر عمل کریں۔ اسی کے ساتھ آپ دوسروں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ قرآن حکیم سمجھائیں اور قرآن کریم پر عمل کرائیں۔ اسی طرح انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کی اصلاح ہو جائے گی۔ جہاد وخلافت کے لئے تیار ہوں۔ تمام غیر الٰہی قوانین کی اطاعت سے سبکدوش ہو جائیں جہاد سے تقدیر کو مسلمانوں کی روشن کریں۔ اور خلافتِ اسلامیہ کے ستارہ کو چمکائیں۔ تاکہ خدا کی زمین پر خدا کے قانون شریعت کی حکومت قائم ہو جائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ط

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم
(اقبال)

مجلس ذکر منعقدہ جمعرات مورخہ ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۹۶۰ء

آج ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرب ذاکر مرد اور عورتیں ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْد

عرض یہ ہے کہ جو احباب اس مجلس میں نیک نیتی سے شامل ہوتے ہیں۔ ان کو رسول اللہ صلعم جنت کی خوشخبری سناتے ہیں۔ وہ حدیث لمبی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذکر الٰہی کی مجالس میں شریک ہونے والے سب مسلمانوں کو بخش دیتے ہیں۔

رسول اللہ صلعم کا ذکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ او كما جاء (ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔)

ذکر کرنے والے

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے سوال کیا گیا کہ کون شخص زیادہ مرتبے والا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔ آپؐ نے فرمایا۔ اَلذّٰكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذّٰكِرَاتُ (ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنیوالے مرد اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والی عورتیں)

قیامت کا دن

وہ ہے۔ جس دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ الآیہ (سورۃ المومن ع ۲ پ ۲۴) (ترجمہ۔ آج کس کی حکومت ہے)۔ پھر خود ہی اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ترجمہ۔ اللہ ہی کی جو ایک ہے بڑا غالب)، ہم سب میدان محشر میں اکٹھے ہونگے اس دن یہ ذکر کام آئے گا۔

حصن حصین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذکار کا مجموعہ ہے۔ اصل چیز تو وہی ہے۔ لیکن وہ ساری دعائیں شاید ہی کسی مسلمان کو یاد ہونگی۔ اگر وہ دعائیں نہ سہی تو اَللّٰہ ھُو کا ذکر ہی سہی۔ میں ہر ایک کو کم از کم ایک ہزار روزانہ ذکر بتاتا ہوں۔ جب لطائف ذکر زیادہ ہو جائیں تو کم کر دیا کرتا ہوں۔

ذاکرین کا مجمع

لاہور ۱۴ لاکھ انسانوں کی نگری ہے۔ جتنا ذکر کرنے والوں کا مجمع یہاں ہوتا ہے لاہور میں کہیں نہیں ہوتا۔ اتنے ملائکہ عظام بھی کہیں نہیں ہونگے۔ جتنے یہاں جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے کہ وہ ہمیں یہاں لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو نیک نیتی سے اس مجلس میں شریک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین

ذکر جہر

ہمارے قادری خاندان میں ذکر جہر کرایا جاتا ہے۔ فارسی میں کسی نے کہا ہے۔؎

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

(ترجمہ۔ زبان سے (تو اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کی جائے اور دل میں گائے اور گدھے کا خیال ہو۔ ایسی تسبیح کا کیا اثر ہو سکتا ہے)

اس خطرہ سے بچنے کے لئے قادری خاندان کے بزرگوں نے ذکر جہر کا طریقہ ایجاد کیا ہے ذکر جہر میں طبیعت متوجہ الی اللہ رہتی ہے۔ زبان دل اور کان سب ادھر متوجہ ہوتے ہیں طبیعت میں خطرات و وساوس پیدا نہیں ہوتے ہیں۔

عبادت الٰہی

اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کی تخلیق کا مقصد فقط عبادت ٹھہرایا۔ فرماتے ہیں۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (سورۃ الذاریٰت ع ۳۔ پ ۲۷) (ترجمہ اور میں نے جن اور انسانوں کو جو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لئے) مَا اور اِلَّا کلمہ حصر کا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانوں اور جنوں کی تخلیق کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اس میں ارکان اسلام کی پابندی نمبر اول آتی ہے اور اسکے بعد ہر وقت زبان سے ذکر کرنا یہ بھی عبادت میں شامل ہے۔ میں عورتوں اور مردوں سب سے کہا کرتا ہوں کہ ہاتھ سے کام کرتے رہو اور زبان سے ذکر الٰہی کرتے رہو۔ عورتوں سے کہا کرتا ہوں۔ بیٹی ہاتھ سے برتن مانجھتی رہو اور زبان سے ذکر الٰہی کرتی رہو۔ صحبت کی تلقین اثر رکھتی ہے۔

ہر چیز کا ایک صیقل

ہوتا ہے۔ دل کا صیقل اللہ کا ذکر ہے اس کے متعلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پہلے کسی مجلس میں عرض کر چکا ہوں) ملاحظہ ہو "خدام الدین" مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۰ء قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا قرب اَللّٰہ ھُو کے ذکر سے نصیب ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب درود شریف سے نصیب ہوگا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلعم ہی کام آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بکثرت ذکر الٰہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا الہ العالمین

ہمارا عقیدہ

ہے کہ اس جہان کے بعد ایک اور جہان آنے والا ہے۔ جس کو عالم آخرت کہتے ہیں۔ وہ قبر سے شروع ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ قبر میں عذاب دائیں طرف سے آئیگا تو نماز آگے آ جائیگی۔ بائیں طرف سے آئیگا تو روزہ آ جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ (ترجمہ۔ روزہ ڈھال ہے) سر کی طرف سے عذاب آئے گا تو قرآن آ جائے گا۔ پاؤں کی طرف سے آئے گا تو صدقات و خیرات آ جائینگے۔ جنہوں نے نہ کبھی نماز پڑھی۔ نہ روزہ رکھا اور نہ قرآن مجید پر عمل کیا۔ ان کو عذاب قبر سے کون سی چیز بچائے گی؟ انگریز نے تو پرائمری سے لے کر ایم اے تک اللہ کا نام ہی کھرچ ڈالا تھا۔

رسول اللہ صلعم کے بعد

کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ ہمارا ایمان ہے قرآن مجید میں یہی بیان ہے اور رسول اللہ صلعم کا یہی فرمان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے بندے آئیں گے جو پیغام حق پہنچائیں گے۔ تاکہ قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہنے پائے مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ الآیۃ (سورۃ المائدہ ع ۳ پ ۶) (ترجمہ۔ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا۔

گدھوں کی زندگی

رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے کہ جب اللہ اللہ کہنے والا

کوئی نہ ہوگا۔ اس وقت قیامت آئے گی۔ ایسا دور آنے والا ہے۔ جب انسان گدھوں کی زندگی بسر کرنے لگیں گے۔

مولوی بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ نوجوان کو کہتے ہیں کہ یہ بڑے بے ایمان ہیں۔ ان کو انگریز نے یہ ہی پڑھا گیا ہے۔ وہ جانتا تھا۔ کہ جو نوجوان مولوی کے اڈے چڑھ گیا۔ وہ میرا خیر خواہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ نوجوان کو مولویوں سے بدظن کر گیا۔ انگریز کے زمانہ میں میں کہا کرتا تھا کہ جو مجھ سے قرآن مجید پڑھیگا وہ انگریز کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ میرا نصب العین ہی یہ تھا۔ کہ نوجوان کے دل میں نور توحید اور انگریز دشمنی کا جذبہ پیدا کر دیا جائے تو ابدی جہنم سے بچ جائے گا۔ قیامت کے دن توحید اور انگریز دشمنی کام آئے گی۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

انسان متاثر بالطبع

ہے۔ یہ صحبت کا اثر لیتا ہے۔ شریفوں کی اولاد کمینوں کی صحبت میں جا کر کمینہ ہو جاتی ہے۔ کمینوں کی اولاد شریفوں کی صحبت میں رہ کر شریف ہو جاتی ہے ایک دن عشاء کے بعد ایک نوجوان میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں بہت تھک گیا ہوں۔ آپ صبح تشریف لائیں۔ وہ صبح پھر آیا۔ اپنے تھیلہ سے اس نے "خدام الدین" نکال کر کہا کہ میں کنجر ہوں۔ اس کو پڑھ کر میں نے۔ میری بیوی۔ میرے بھائی۔ میری بھاوج اور ہماری لڑکیوں سب نے توبہ کی ہے۔ اس نے کہا کہ میرا اپنا مکان ہے۔ جو اس وقت کم از کم تیس ہزار روپے کا ہے۔ لیکن وہ حرام کی کمائی کا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی مکان الاٹ ہو جائے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں اس کی خواہش پوری نہ کر سکا کیونکہ میں افسروں سے راہ و رسم نہیں رکھتا۔ یہ صحبت کا اثر ہے۔

صحبت کا حکم

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں صحبت کا حکم دیا ہے۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

الآیہ (سورۃ الکہف ع ۴ - پ ۱۵) (ترجمہ۔ تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اسی کی رضامندی چاہتے ہیں اور تو اپنی آنکھوں کو، ان سے نہ ہٹا کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے) اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے ان بندوں کی صحبت میں نشست و برخاست رکھنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ جن کی زندگی کا مقصد فقط اللہ تعالےٰ کی رضا ہے وہ نہ بڑے سے بڑا سیٹھ بننا چاہتے ہیں۔ نہ زیادہ سے زیادہ رقبہ زمین پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ اور نہ زیادہ سے زیادہ گریڈ بڑھانا چاہتے ہیں۔

میاں بیوی

قبر تک ہیں۔ مرنے کے بعد نہ میاں بیوی کے اور نہ بیوی میاں کے کام آئے گی۔ وہاں ہر ایک سے اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے سلوک ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو ساتھ ساتھ مخاطب بنایا ہے اَلذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ وَالذّٰكِرٰتِ (اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں)

دعا

اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو استقامت عطا فرمائے اور حلقۂ ذکر میں سدا شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

اگر آپ لمبی لمبی دعائیں نہیں پڑھ سکتے۔ تو اللہ ھُو کا ذکر کرنے سے بھی اللہ تعالےٰ کے ذاکرین کی صف میں جگہ مل جائے گی۔

ہندوستان میں ہفت روزہ خدام الدین لاہور کا چندہ حضرت مہتمم صاحب دار العلوم دیوبند کے نام بھجوا کر ہمیں اطلاع دیں (مدیر)

نقشہ اوقات سحری و افطاری رمضان المبارک ۱۳۷۹ ہجری ۱۹۶۰ عیسوی

برائے شہر لاہور و مضافات

رمضان المبارک

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	اختتام سحری گھنٹہ	اختتام سحری منٹ	افطاری گھنٹہ	افطاری منٹ
پیر	۲۹ فروری	یکم رمضان	۵	۱۱	۶	۱
منگل	یکم مارچ	۲	۵	۱۰	۶	۱
بدھ	۲	۳	۵	۹	۶	۲
جمعرات	۳	۴	۵	۷	۶	۲
جمعہ	۴	۵	۵	۶	۶	۳
ہفتہ	۵	۶	۵	۴	۶	۴
اتوار	۶	۷	۵	۳	۶	۵
پیر	۷	۸	۵	۲	۶	۵
منگل	۸	۹	۵	۱	۶	۵
بدھ	۹	۱۰	۵	۰	۶	۶
جمعرات	۱۰	۱۱	۴	۵۹	۶	۷
جمعہ	۱۱	۱۲	۴	۵۸	۶	۸
ہفتہ	۱۲	۱۳	۴	۵۷	۶	۸
اتوار	۱۳	۱۴	۴	۵۶	۶	۱۰
پیر	۱۴	۱۵	۴	۵	۶	۱۱
منگل	۱۵	۱۶	۴	۳	۶	۱۱
بدھ	۱۶	۱۷	۴	۵۲	۶	۱۲
جمعرات	۱۷	۱۸	۴	۵۰	۶	۱۳
جمعہ	۱۸	۱۹	۴	۴۹	۶	۱۳
ہفتہ	۱۹	۲۰	۴	۴۷	۶	۱۴
اتوار	۲۰	۲۱	۴	۴۶	۶	۱۵
پیر	۲۱	۲۲	۴	۴۵	۶	۱۵
منگل	۲۲	۲۳	۴	۴۳	۶	۱۶
بدھ	۲۳	۲۴	۴	۴۲	۶	۱۶
جمعرات	۲۴	۲۵	۴	۴۰	۶	۱۷
جمعہ	۲۵	۲۶	۴	۳۹	۶	۱۸
ہفتہ	۲۶	۲۷	۴	۳۸	۶	۱۸
اتوار	۲۷	۲۸	۴	۳۶	۶	۱۹
پیر	۲۸	۲۹	۴	۳۵	۶	۱۹
منگل	۲۹	۳۰	۴	۳۳	۶	۲۰

شوال کے روزے

یوم	تاریخ عیسوی	تاریخ ہجری	اختتام سحری گھنٹہ	اختتام سحری منٹ	افطاری گھنٹہ	افطاری منٹ
بدھ	۳۰ مارچ	یکم شوال	۴	۳۲	۶	۲۱
جمعرات	۳۱	۲	۴	۳۱	۶	۲۲
جمعہ	یکم اپریل	۳	۴	۲۹	۶	۲۲
ہفتہ	۲	۴	۴	۲۸	۶	۲۳
اتوار	۳	۵	۴	۲۷	۶	۲۴
پیر	۴	۶	۴	۲۵	۶	۲۵
منگل	۵	۷	۴	۲۴	۶	۲۵

ضروری ہدایات

لاہور کے علاوہ مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے اوقات سحری و افطاری کے لئے مندرجہ ذیل منٹ جمع اور منہا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں جہاں جمع (+) ہے۔ وہاں منٹ جمع کرنے ہیں۔ اور جہاں نفی (-) ہے وہاں منٹ نفی کرنے ہیں۔

مقامات	اختتام سحری	افطاری	مقامات	اختتام سحری	افطاری
پشاور	+ ۸ منٹ	+ ۱۳ منٹ	خوشاب	+ ۷ منٹ	+ ۸ منٹ
پاراچنار	+ ۱۴	+ ۲۳	سرگودھا	+ ۸	+ ۸
بنوں	+ ۱۳	+ ۱۷	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	+ ۱۴	+ ۱۴
میراں شاہ	+ ۱۵	+ ۲۰	ڈیرہ غازیخاں	+ ۱۵	+ ۱۳
کوہاٹ	+ ۹	+ ۱۵	لائل پور	+ ۵	+ ۵
میانوالی	+ ۱۰	+ ۱۲	منٹگمری	+ ۵	+ ۵
کیمبل پور	+ ۵	+ ۱۰	ملتان	+ ۱۲	+ ۱۰
مری	+ ۱	+ ۱۱	بہاولپور	+ ۱۱	+ ۹
راولپنڈی	+ ۲	+ ۸	بہاول نگر	+ ۵	+ ۳
جہلم	+ ۱	+ ۴	رحیم یار خاں	+ ۱۸	+ ۱۵
سیالکوٹ	- ۲	لاہور کا وقت	خان پور	+ ۱۷	+ ۱۴
جھنگ	+ ۸ منٹ	+ ۸ منٹ	شیخوپورہ	+ ۱ ″	+ ۱ ″
گوجرانوالہ	+ ۱ ″	+ ۱ ″	گجرات	- ۲ ″	+ ۲ ″
مظفر گڑھ	+ ۱۰ ″	+ ۱۰ ″	چترال	+ ۱۱ ″	+ ۱۱ ″
کراچی	+ ۲۷ ″	+ ۲۷ ″	حیدرآباد سندھ	+ ۲۳ ″	+ ۲۳ ″
شکارپور	- ۱۵	- ۱۵ ″	سکھر	- ۱۸ ″	- ۱۸ ″

تیار کردہ

غلام قادر اظہر ہیڈ ڈرافسمین لائن سبحان خاں - لاہور

روزہ کے احکام و مسائل

سال بھر میں ایک مہینہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔ فرض ہونے کی یہ شرطیں ہیں مسلمان ہونا۔ بالغ ہونا حیض و نفاس سے پاک ہونا مگر حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد قضا لازم ہے۔ نیت روزے کی کرنا مقیم ہونا۔ تندرست ہونا صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے پرہیز رکھنے کا نام روزہ ہے۔ سحری کھانا مسنون ہے۔ اور سحری دیر کر کے کھانا اور افطار میں بعد غروب آفتاب کے جلدی کرنا مستحب ہے۔ افطار کھجور یا پانی سے کرنا۔ لغو و بیہودہ باتوں اور غیبت سے بچنا بھی مستحب ہے۔ روزے میں کوئی چیز چبانا یا چکھنا، بوسہ لینا۔ غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، لڑنا مکروہ ہے۔ کھانے پینے مباشرت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قصداً منہ بھر قے کرنے سے روزہ قضا رکھنا پڑتا ہے

وہ امور جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے

(۱) روزہ کی حالت میں وضو یا غسل کرتے وقت منہ یا ناک کے ذریعہ غلطی سے حلق میں پانی چلا جائے تو روزہ جاتا رہتا ہے صرف قضا کرنی ہوگی
(مراقی الفلاح صفحہ ۴۰۶ عالمگیری ج ۲ ص ۱۵)

(۲) اسی طرح اگر روزہ کی حالت میں روزہ کا دھیان رہتے ہوئے قصداً لوبان یا اگربتی کا دھواں ناک یا منہ کے ذریعہ حلق میں اتار لیا جائے تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے صرف قضا کرنی ہوگی۔ (شامی ص ۱۰۶)

(۳) اسی طرح اگر کان میں یا ناک میں تیل یا کوئی گیلی دوا ڈالی جائے گی تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ صرف قضاء کرنی ہوگی۔
(مراقی الفلاح ص ۴۰۶ درمختار ج ۲ ص ۱۱۱)

(۴) اسی طرح اگر سحری کے وقت منہ میں پان رکھ کر سو جائے اور صبح صادق کے بعد آنکھ کھلے تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ صرف قضا کرنی ہوگی۔
(امداد الفتاوی ج ۲ ص ۱۰۷)

(۵) اسی طرح اندام نہانی میں اگر دوا رکھی جائے یا انگلی داخل کی جائے تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ صرف قضا کرنی ہوگی۔ (مراقی الفلاح ص ۴۰۹)

(۶) اسی طرح ماہواری کے آجانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی صرف قضا کرنی ہوگی۔
(طحاوی ص ۸۴)

(۷) اسی طرح اگر کوئی روزہ کی حالت میں بیمار پڑ جائے اور دوا وغیرہ کے لئے روزہ توڑنے کی ضرورت پیش آجائے تو کوئی گناہ نہیں روزہ توڑ دیا جائے بعد میں صرف قضا کر لے۔ (فتاوی مولانا عبدالحی ج ۲ ص ۴۳)

(۸) اسی طرح اگر یہ خیال کر کے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے۔ کھانا کھانے لگ جائے۔ لیکن بعد میں معلوم ہو جائے کہ سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد کھانا کھایا تھا۔ تو وہ روزہ نہیں ہوگا۔ اس کی قضا کرنی ہوگی۔ (مراقی الفلاح ص ۴۰۴ درمختار ج ۲ ص ۱۱۳)

روزہ رکھنے کی نیت

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ط

اور میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی

روزہ کھولنے کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ

اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پہ ایمان لایا اور

عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ط

تجھ پر بھروسہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط

ماہ رمضان کی راتوں میں یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ يَا غَفُوْرُ ط

وہ امور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(۱) روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ یا کاجل یا اور کوئی گیلی دوا ڈالنا جائز ہے۔
(شامی ج ۲ ص ۱۰۶)

(۲) اسی طرح سر میں اور بدن میں تیل ملنا بھی جائز ہے (شامی ج ص ۱۰۶)

(۳) اسی طرح عطر اور پھول سونگھنا بھی جائز ہے۔ (شامی ج ۲ ص ۱۰۶)

- - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - -

(۴) اسی طرح روزہ کی حالت میں ہر کسی وقت مسواک کرنا بھی جائز ہے۔ خواہ مسواک سوکھی ہو یا تر۔ کڑوی یا میٹھی سب طرح کی جائز ہے۔
(عالمگیری ج ۲ ص ۱۱)

(۵) غسل کرتے وقت اگر کان میں پانی چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (مراقی الفلاح ص ۴)

(۶) اسی طرح اگر خود بخود قے آجائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔
(شامی ج ۲ ص ۱۲۰)

(۷) اسی طرح اگر خود بخود قے منہ میں آئی اور خود بخود ہی اندر چلی گئی تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا
(شامی ج ۲ ص ۱۲۰)

(۸) اسی طرح اگر روزہ سے سوتے میں احتلام ہو جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا (عالمگیری ج ۲ ص ۱۲)

(۹) اسی طرح اگر روزہ سے نکسیر آجائے یا بلا ماہواری کے یا حالت حمل میں خون آجائے یا مسوڑھوں سے خون نکل آئے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔
(طحاوی ص ۸۴-۸۷ شامی ج ۲ ص ۱۰۷)

(۱۰) اسی طرح اگر بوقت ضرورت زبان سے کوئی چیز چکھی جائے یا دانتوں سے چبائی جائے۔ تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا (شامی ج ۲ ص ۱۲۲)

ماخوذ

فضائل ماہ رمضان وصیام

(جناب ایم عبدالرحمٰن صاحب لودھیانوی شیخوپورہ)

رمضان المبارک وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ بے شک ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا۔ امام رازیؒ نے علماء سے نقل کیا ہے صحف ابراہیم جو تعداد میں دس تھے۔ ان کا نزول یکم رمضان المبارک کو ہوا تھا۔ اور ۷۰۰ سال بعد رمضان شریف کی چھ راتیں گزرنے کے بعد تورات کا نزول ہوا۔ پھر ۵۰۰ سال بعد رمضان المبارک کی بارہ راتیں گزرنے کے بعد زبور نازل ہوئی اور ۶۲۰ سال گزرنے کے بعد رمضان المبارک کی اٹھارہ راتیں گزرنے پر انجیل نازل ہوئی اور تقریباً پونے چھ سو برس بعد رمضان المبارک کی ۲۴ راتیں گزرنے پر قرآن مجید لوح محفوظ سے بیت المعمور میں یکدم نازل ہوا قرآن مجید لوح محفوظ سے سمائے دنیا پر شب قدر میں اتارا گیا۔ اور شاید اسی شب میں سمائے دنیا سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اُترنا شروع ہوا۔ پھر بتدریج ۲۳ سال میں مکمل نزول ہوا اور ہر رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل نازل شدہ قرآن آپؐ کو سناتے تھے

مذکورہ بیان سے رمضان المبارک کے مہینہ کی فضیلت اور قرآن مجید کی اس ماہ سے مناسبت خوب ظاہر ہو گئی۔ رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے حق تعالےٰ کا بہت بڑا انعام ہے آنحضرت نے فرمایا اگر لوگوں کو ماہ رمضان المبارک کی قدر و منزلت معلوم ہو جائے تو میری اُمت تمنا کرے کہ سارا سال ہی رمضان المبارک ہو جائے۔ اس کا پہلا عشرہ رحمت کا درمیانی حصہ مغفرت کا ہے۔ اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے۔ اس ماہ میں ایک شب قدر ہے جس کی عبادت ایک ہزار ماہ کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ اس ماہ میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں جو شخص ایک فرض ادا کریگا اسکو غیر رمضان کے ستر فرض کے برابر ثواب دیا جائیگا حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی خاطر جمعی اور توجہ الی اللہ کو تمام سال کی خاطر جمعی میں بڑا دخل ہے۔ بالخصوص آخری عشرہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبادات میں زیادہ اہتمام فرماتے اور مسلمانوں کو بہت رغبت دلاتے تھے ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹ ویں راتوں کو شب قدر کی تلاش میں عبادت کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ صدقہ و خیرات کا ثواب اس ماہ میں معمول سے صدہا درجہ زیادہ ملتا ہے۔ اس ماہ میں خدا تعالےٰ کی رحمت اہل دنیا کی طرف خاص طور پر نازل ہوتی ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں حق تعالےٰ شانہ خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں۔ دعاؤں کو قبول فرماتے ہیں۔ تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں۔ جو ملائکہ سے فخر کرتے ہیں۔ بدنصیب ہیں وہ شخص جو اس ماہ بھی اللہ تعالےٰ کی رحمت سے محروم رہ جائیں۔ رمضان المبارک وسعت کا مہینہ ہے۔ مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کی فضیلت کی وجہ سے اس میں نماز تراویح مقرر ہوئی۔ پس قرآن کی خدمت اس ماہ میں پورے اہتمام سے کرنی چاہیئے۔ رمضان المبارک کے تین سیاسی موضوع ہیں (۱) قیام قرآن (۲) قیام جہاد (۳) قیام خلافت۔ قرآن اس ماہ میں نازل ہوا۔

۱۷ رمضان المبارک کو پہلی مرتبہ اسلام کی تلوار بے نقاب ہو کر بدر کے میدان میں چمکی رمضان المبارک ہی میں مکہ فتح ہوا۔ اور آنحضرت صلعم نے ۲۰ رمضان المبارک کو خانہ کعبہ کو ۳۶۰ بتوں سے پاک کر کے اسلام کی بادشاہت کا قیام فرمایا۔

روزوں کیلئے ماہ رمضان المبارک کیوں مقرر کیا گیا

جب اس ماہ مبارک کے فضائل عظیمہ معلوم ہو چکے تو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ کوئی تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو وہ اس ماہ کے ضرور روزے رکھے مریض اور مسافروں کو قضا کرنے کی اجازت دی تاکہ دشواری نہ ہو بلکہ سہولت ہو۔ اور یہ بھی منظور ہے۔ کہ تم اپنے روزوں کی گنتی پوری کر لو۔ ثواب میں کمی نہ آئے۔ روزہ کے لئے رمضان المبارک کا مہینہ اس لئے قرار پایا کہ اس ماہ میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔ اور اس کا روزہ کے لئے خاص ہو جانا نزول قرآن کی یاد آوری و تذکیر ہے۔ ہر قوم میں یہ قاعدہ ہے کہ جس دن اس قوم پر کوئی نعمت نازل ہو۔ اس کی یاد تازہ کرنے کے لئے سالگرہ مناتی ہے۔ یہودیوں میں عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا۔ کیونکہ اس روز فرعون غرق ہوا تھا۔ اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تھی۔ عیسائیوں میں نزول مائدہ کے دن روزہ رکھنے کا رواج تھا۔ چونکہ رمضان شریف میں نزول قرآن ہوا۔ اس لئے اس نعمت کو یاد رکھنے کے لئے مسلمانوں پر رمضان شریف کے روزے فرض کئے گئے حضرت آدمؑ پر ہر ماہ کی ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ کو روزہ رکھنا فرض تھا حضرت نوحؑ ہمیشہ روزہ دار ہوتے۔ حضرت داؤدؑ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے حضرت عیسٰیؑ ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار فرماتے۔ نصاریٰ پر دراصل رمضان المبارک کے روزے فرض تھے۔ لیکن جب انہیں سخت گرمی ستاتی یا زیادہ سردی ستاتی تو موسم ربیع میں تیسؔ کی بجائے پچاس روزے رکھ لیتے۔

اسلام کا دوسرا یا تیسرا رُکن

روزہ کو بعض علماء نے اسلام کا دوسرا رُکن اور بعض نے تیسرا قرار دیا ہے۔ قرآن میں کتب علیکم الصیام سے تاکید کی گئی ہے جیسے صلوٰۃ کی تاکید ہے۔ اور زکوٰۃ کے لئے لفظ آتوا الزکوٰۃ استعمال کیا گیا ہے۔ سو نماز کے بعد اس کا درجہ ہے۔ نماز اور روزہ بدنی عبادتیں ہیں۔

عربی زبان میں روزہ کو صوم کہتے ہیں۔ اور صوم کی جمع صیام ہے۔ روزہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے پرہیز کی نیت سے رُکنا۔ یہ ہر عاقل بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ اس کا انکار کرنے والا کافر اور بے عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار ہے۔ شروع اسلام میں ہر ماہ تین دن یعنی ایام بیض ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ کے روزے رکھنا فرض ہوئے۔ نیز عاشورہ کا روزہ بھی ہر سال لازمی تھا۔ اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اور جو روزے پہلے فرض تھے۔ وہ بعد ازاں نفلی رہ گئے

فرضیت روزہ کا عمومی حکم خواہ دولت مند ہو یا نادار بادشاہ ہو یا فقیر مرد ہو یا عورت سب پر یہ حکم مساوی طور پر لازم ہے۔ اس سے اسلامی احکام کی مساوات اور برابری کا پتہ چلتا ہے۔ فقراء و مساکین کے ساتھ ہمدردی کرنے کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ مادی قوتوں کے زور توڑنے کی طرف نادر تلمیح ہے۔ اور تمام الہامی شریعتوں کا جزو لازم ہے۔ رمضان المبارک کی حرمت برکت اور کرامت کا اظہار ہے۔ قرآن حکیم کی عظمت اور عزت کی تصریح ہے۔

روزہ داری انسانی اصلاح و تہذیب کا ایک مشترکہ پروگرام اور بنیادی اصول ہے۔ کیونکہ جب تک افراد اقوام کی نفسانی اور شکمی خواہشات کا باقاعدہ اپریشن نہ ہو۔ انہیں روحانی اور اجتماعی پاکبازی کا درجہ کبھی حاصل نہیں ہو سکتا

بعض ہندو فرقوں کی روزہ داری یہ ہے کہ وہ توے پر پکی ہوئی چیزیں نہیں کھاتے۔ باقی ہر چیز کھا لیتے ہیں۔ برت کے دنوں میں یہ لوگ حلووں مٹھائیوں، پھلوں اور شربت پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

اس کے برخلاف جینیوں اور بدھوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے برتوں میں ہفتوں بعض اوقات مہینوں بھوکے رہتے ہیں۔ اور ہلاکت کے قریب جا پہنچتے ہیں۔ مسلمان ایک عدل پرور قوم تھی۔ اس کو افراط و تفریط سے روکا گیا۔ اور اس کو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کی گئی۔ مسلمانوں کو اپنی روحانی و جسمانی دونوں طاقتیں قائم اور بحال رکھنی چاہئیں۔ اس لئے ان کو صوم وصال سے بھی منع کیا گیا۔ تاکہ دوسری قوموں کے لئے زندگی کا نمونہ بن سکیں اور کسی رنگ میں بھی اُن کی رہنمائی سے قاصر نہ رہیں۔

حضور نبی اکرم ؐ کا ارشاد ہے۔ کہ جو شخص قصداً بلا کسی عذر شرعی کے ایک دن بھی رمضان المبارک کا روزہ نہ رکھے تو اگر وہ سوائے رمضان المبارک کے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا بدل ہو نہیں سکتا۔ رمضان شریف کا ایک ثانیہ بھی غفلت میں نہ گزارا جائے۔

چار چیزوں کی رمضان المبارک میں کثرت کیا کرو۔ جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی کلمہ طیب اور استغفار کی کثرت اور دوسری جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ۔

روزہ رکھنے کے فوائد

اے مسلمانو! روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں۔ تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ روزہ سے نفس کو اس کی مرغوبات سے رکنے کی عادت پڑے گی تو پھر اس کو ان مرغوبات سے جو شرعاً حرام ہیں۔ روک سکو گے۔ اور روزہ سے نفس کی قوت و شہوت میں ضعف بھی آ جائے گا۔ تو اب تم متقی ہو جاؤ گے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ روزہ داری کی بڑی حکمت یہی ہے۔ کہ نفس سرکش کی اصلاح ہو۔ اور شریعت کے احکام جو نفس کو بھاری معلوم ہوتے ہیں۔ ان کا کرنا سہل ہو جائے اور متقی بن جائے۔ یہود و نصاریٰ پر بھی رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تھے۔ مگر انہوں نے اپنی خواہشات کے موافق ان میں اپنی رائے سے تغیر و تبدل کیا۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں ان پر تعریض ہے۔ معنی یہ ہوئے کہ اے مسلمانو تم نافرمانی سے بچو اور نصاریٰ کی طرح اس حکم میں خلل نہ ڈالو۔

روزہ کے ذریعہ تم کو خدا تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ ایک روحانی نسبت پیدا ہو جائے گی۔ تمہاری رُوح پاک ہو جائے گی۔ نفس پاک ہو جائیگا جسم پاک ہو جائے گا۔ معاشرت اور تمدن پاک ہو جائیں گے۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے روزہ داری کے تین مقاصد بیان فرمائے ہیں:-

(۱) پرہیزگاری۔
(۲) شکر گزاری۔
(۳) منزل مقصود پر کامیابی۔ تقویٰ شکر اور رشد۔

تقویٰ کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انسان کو اپنی عقل۔ ہاتھ۔ زبان آنکھ اور دولت وغیرہ کے غلط استعمال کی طاقت نہیں رہے گی۔ شکر کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انسان میں مذکورہ اعضاءٗ سے جائز استعمال کی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ رشد یہ ہے کہ انسان خطروں، بدیوں اور آزمائشوں سے بچ کر اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح استعمال کر کے اپنی منزل مقصود کو پالے گا۔

ماہ رمضان المبارک میں آپ روزے رکھیں تاکہ آپ کا جسم دل عقل پاک ہو جائیں۔ آپ قرآن پڑھیں تاکہ آپ کا دماغ روشن ہو۔

مقصد فقط کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے ہی رُکنا نہیں ہے۔ بلکہ اخلاق حسنہ پیدا کرنا۔ صفات حمیدہ سے آراستہ ہونا، خواہشات نفسانی پر قابو پانا ضبط نفس اور تحمل کا خوگر ہونا فتنہ انگیزی سے باز آنا۔ قرب الٰہی اور رضائے مولا کا حاصل کرنا روزہ کے حکم سے یہ مقصود نہیں ہے۔ کہ انسان فاقہ کرے اور جسم کو مشقت میں ڈالے بلکہ نفس انسانی کی اصلاح کرنا۔ روزہ رکھنے سے پرہیزگاری کی قوت پیدا ہوگی۔ اور نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنا سیکھ لو گے۔ جھوٹ، غیبت، گالی گلوچ کرنا۔ عورتوں سے میل جول کی باتیں کرنا۔ شور و شغب کرنا اقوال قبیحہ اور اعمال خبیثہ کا ارتکاب کرنا روزہ کو باطل کر دیتا ہے۔ سو روزہ کی رُوح یہ ہے کہ مذکورہ اقوال۔ افعال اور اعمال سے کلی طور پر پرہیز کیا جائے۔

حدیث شریف میں روزہ کو ڈھال فرمایا ہے۔ روزہ کے ذریعہ انسان شیطان اور نفس کے حملہ کو روکتا ہے۔

حدیث شریف میں روزہ کو نصف صبر فرمایا ہے رمضان صبر کا مہینہ ہے۔ صبر کا بدلہ بہشت ہے۔ روزہ رکھنے سے غریبوں کے ساتھ ہمدردی اور غمگساری بڑھتی ہے۔ انسان کو روزہ رکھنے سے رزق کی صحیح قدر و منزلت معلوم ہوگی۔ وہ بھوکے اور پیاسے کی تکلیف کا اندازہ لگا سکے گا۔ اُمرا کو خود بھوکے پیاسے رہ کر غرباء کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا پورا پورا احساس ہوگا۔ روزہ داری دنیا میں سب سے بڑی ٹمپرنس تحریک ہے۔ آج کل کی طبی دُنیا میں فاقہ کشی کے ذریعہ علاج کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ روزہ داری سے انسان میں عجز و انکساری کی صفت پیدا ہوتی ہے۔ روزہ رکھنے سے آرام و آسائش اور عیش و عشرت کی محبتیں گھٹ جاتی ہیں۔ بعض اوقات انسان ۲۴ گھنٹے بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ اگر سحر کے وقت آنکھ نہ کھلے تو آٹھ پہر روزہ رکھ لیتا ہے۔ اس طرح روزہ کا سیاسی فائدہ یہ ہے۔ کہ انسان خدا کے نام پر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔

روزہ حیات ابدی کا ذریعہ ہے۔ روزہ سے انسان کی شہوانی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور روحانی قوت غالب آ جاتی ہے۔

جس کی وجہ سے دل میں نور، مادہ سے تجرد اور کثافت جسمانی سے پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روزہ دار کی رُوح کو اس خاکی جسم کے چھوڑنے کے بعد حیات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔ بدن کا تزکیہ اور قلب کی طہارت ہو جاتی ہے۔ چونکہ روزہ میں نفس پر سخت مشقت ہوتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب بھی بے اندازہ مقرر کیا ہے۔ چونکہ روزہ میں دکھلاوہ نہیں ہوتا۔ دیگر عبادات کے ثواب کی ایک حد مقرر فرمائی ہے۔ مگر روزہ کے ثواب کے لئے فرمایا کہ اس کا بدلہ ہم خود بے حساب عطا فرمائیں گے اور جب الیسا رحیم و کریم خود بلاحساب عطا فرمائے گا تو لینے والا مالا مال ہو جائے گا۔ روزہ خاص میرے لئے ہے۔ مَیں خود اس کی جزا دوں گا۔ جو شخص خاص اللہ کی رضا کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ روزہ اور قرآن مجید قیامت کے دن شفاعت کرینگے روزہ کہے گا۔ الٰہی مَیں نے دن کے وقت اسے کھانے پینے سے روکا۔ اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن حکیم گویا ہوگا۔ میں نے اس کو رات سونے نہ دیا تھا۔ اس لئے میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی سفارش قبول فرمائیں گے۔ روزہ دار کے مُنہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کے لئے افطار کے وقت تک دریا کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔ روزہ دار کے لئے ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے۔ رمضان المبارک کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ خود حق تعالیٰ شانہٗ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ اور اُن کو دُعا دیتے ہیں رسول مقبول صلی اللہؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو۔ اس میں برکت ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھائیے بلکہ ایک دو لقمے بھی کھانا مسنون ہے۔ اور صبح صادق ہونے سے تھوڑی دیر پہلے کھانا افضل ہے۔

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہوتی ہیں۔ ایک روزہ افطار کرنے کی اور دوسری قیامت کے دن جب خدا تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھئے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

اللہ تعالیٰ مَیں نے تیری رضا کے لئے روزہ رکھا۔ اور تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور تیرے رزق کے ساتھ افطار کرتا ہوں کھجور یا خرما سے افطار کرنا مسنون ہے۔ روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ جلدی افطار کرنے میں دین غالب رہے گا۔ روزہ دار جنت میں دروازہ ریان سے داخل ہوں گے۔

(باقی صفحہ پر)

جناب عبدالرشید صاحب لدھیانوی موہن پورہ راولپنڈی

شب قدر کی برکات

شب قدر کی عبادت

رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے۔ جو بہت ہی برکت اور خیر کی رات ہے۔ کلام پاک میں اس کو ہزار مہینوں سے افضل بتلایا گیا ہے۔ ہزار مہینے کے تراسی برس چار ماہ ہوتے ہیں۔ بڑا خوش نصیب ہے وہ بندہ جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے کہ جو بندہ اس ایک رات کو عبادت میں گزار دے۔ اس نے گویا تراسی برس چار ماہ سے زیادہ زمانہ کو عبادت میں گزار دیا۔ اور اس زیادتی کا بھی حال معلوم نہیں کہ ہزار مہینے سے کتنے ماہ زیادہ افضل ہے۔ اللہ جل شانہ' کا حقیقتاً بہت ہی بڑا انعام ہے کہ قدر دانوں کے لئے یہ بے بہا نعمت عطا فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شب قدر حق تعالیٰ جل شانہ' نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے۔ پہلی امتوں کو نہیں ملی (درمنثور)

بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ نبی کریمؐ نے پہلی اُمتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت بہت ہوئی ہیں۔ اور آپؐ کی اُمت کی عمریں بہت تھوڑی ہیں۔ اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری بھی کرنا چاہیں تو ناممکن ہے اس لئے اللہ کے لاڈلے نبیؐ کو رنج ہوا۔ اس کی تلافی میں یہ رات مرحمت ہوئی۔ کہ اگر کسی خوش نصیب کو دس راتیں بھی نصیب ہو جائیں۔ اور ان کو عبادت میں گزار دے تو گویا ۸۳۳ برس چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ کامل عبادت میں گزار دیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ ایک ہزار مہینے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کرامؓ کو اس پر رشک آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تلافی کے لئے اس رات کا نزول فرمایا۔

ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار انبیائے کرام حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل حضرت یوشع علیہم السلام کا ذکر فرمایا کہ اسّی اسّی برس تک اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ اور پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔ اس پر صحابہؓ کو حیرت ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر شب قدر کی بشارت سنائی اور سورۃ القدر نازل ہوئی۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(ترجمہ) بلاشبہ ہم نے اُتارا اس قرآن کو شب قدر میں آپ کو کیا معلوم کہ کیا ہے شب قدر شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے اس میں اترتے ہیں فرشتے اور رُوح (الامین) اپنے رب کے حکم سے ہر امر کے متعلق (خیر) سلامتی والی ہے وہ رات (اور) رہتی ہے طلوع فجر تک

بہرحال سبب نزول جو بھی کچھ ہوا ہو۔ لیکن امّت محمدیہؐ کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا انعام ہے۔ یہ رات بھی اللہ ہی کا عطیّہ ہے۔ اور اس میں عمل بھی اُسی کی توفیق سے میسّر ہوتا ہے ورنہ

تہی دستانِ قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

فضائل شب قدر

قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اسی رات میں اُترا ہے۔ یہ ہی ایک بات اس رات کی فضیلت کے لئے کافی تھی۔ کہ قرآن جیسی عظمت والی چیز اس میں نازل ہوئی۔ چہ جائیکہ اس میں اور بھی بہت سے فضائل و برکات شامل ہو گئے ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ

شب قدر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول دیکھتے ہیں۔ اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں مظاہر حق میں لکھا ہے۔ کہ اسی رات میں ملائکہ کی پیدائش ہوئی اور اسی رات میں حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ اسی رات میں جنت میں درخت لگائے گئے اور درمنثور کی ایک روایت میں ہے کہ اسی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔ اس رات میں دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور گنہگاروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔

اور اللہ والے اس رات میں اپنی عبادت میں ایسی طمانیت، قلبی سکون، دل جمعی اور وہ لذت وحلاوت پاتے ہیں۔ کہ جس کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت بھی گرد ہے۔ اسی لذت سے آشنا ہو کر کسی عارف نے کہا ہے۔

چوں چترِ سنجری رخ بختم سیاہ باد
در دل اگر بود ہوسِ ملک سنجرم
زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب
من ملک نیمروز بیک جو نمے خرم

ایک حدیث میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیّت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو۔ اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں" مگر کتنے میرے جیسے بدنصیب انسان ہیں۔ جو اس مبارک رات کی برکات اور فرشتوں جیسی بزرگ ہستیوں کے فیض اور ان کی دعاؤں سے محض غفلت اور اپنی سیہ کاریوں کی وجہ سے محروم ہی رہ جاتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ شب قدر میں فرشتے حضرت جبرائیلؑ کے کہنے سے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔ اور کوئی گھر چھوٹا بڑا جنگل یا کشتی ایسی نہیں ہوتی۔ جس میں کوئی مومن ہو اور وہ فرشتے مصافحہ کرنے کے لئے وہاں نہ جاتے ہوں۔ لیکن اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ جس میں کتّا یا سُور ہو یا حرام کاری کی وجہ سے جُنبی یا تصویر ہو" (غالیہ المواعظ)

مسلمانوں کے کتنے گھر ایسے ہیں جن میں خیالی زینت کی خاطر تصویریں لٹکائی جاتی ہیں۔ اور اللہ کی اتنی بڑی نعمت اور رحمت سے اپنے ہاتھوں اپنے کو محروم کرتے ہیں۔ تصویر لٹکانے والا ایک آدھ ہوتا ہے۔ مگر اس گھر میں رحمت کے فرشتوں کے داخل ہونے سے رو کنے کا سبب بن کر سارے گھر کو اپنے ساتھ محروم رکھتا ہے۔

شب قدر کونسی رات ہے

اس کے متعلق حضرت عائشہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو لہٰذا اس حدیث کے مطابق شب قدر کی تلاش ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹ رمضان کی راتوں کو کرنا چاہیئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے۔ کہ جو شخص تمام سال رات کو جاگے۔ وہ شب قدر پا سکتا ہے (یعنی شب قدر تمام سال دائر رہتی ہے) پس ایک مہینے رمضان کی ۲۹۔۳۰ راتیں ہی نہیں۔ بلکہ پورے سال کی [illegible]

(باقی صفحہ پر)

جناب محمد شفیع عمرالدین صاحب ٹھٹھہ

قرب الٰہی

کوئی ایسا شخص بھی ہے جو اپنے سینے میں قرب الٰہی کی تمنا نہ رکھتا ہو؟ ہر وہ سینہ جس میں یہ مبارک تڑپ موجود ہے۔ اسے اس کے حصول کا ذریعہ قرآن کریم بتاتا ہے۔ اور وہ ہے۔

ایمان اور عمل

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ۝ سورۃ السبا۔ آیت ۳۵ تا ۳۷۔

ترجمہ۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم مال و اولاد میں تم سے بڑھ کر ہیں۔ اور ہمیں کوئی عذاب نہ دیا جائے گا۔ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے۔ روزی کشادہ کر دیتا ہے۔ اور کم کر دیتا ہے۔ لیکن آدمی نہیں جانتے۔ اور تمہارے مال اور اولاد ایسی چیز نہیں جو تمہیں مرتبہ میں ہمارے قریب کر دے۔ مگر جو ایمان لایا۔ اور نیک کام کئے۔ پس وہی لوگ ہیں جن کے لئے دگنا بدلہ ہے۔ اس کا جو انہوں نے کیا اور وہی بالاخانوں میں امن سے ہوں گے۔

حاصل یہ نکلا کہ

(۱) محض مال و اولاد کی کثرت عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتی۔

(۲) لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ اللہ جسے چاہے مال و اولاد وافر دے اور جسے چاہے کم دے۔

(۳) قرب الٰہی مال و اولاد کی زیادتی و کمی پر موقوف نہیں۔

(۴) بلکہ قرب الٰہی ایمان لانے کے بعد عمل صالح بجا لانے سے حاصل ہوگا۔

(۵) ایماندار کے اعمال صالح کا بدلہ دگنا (بڑھ چڑھ کر) ملے گا۔

(۶) جنت اس کا ٹھکانا ہوگا۔

لہٰذا

ایک مسلمان کو چاہیئے کہ مال و اولاد پر تفاخر و غرور نہ کرے۔ بلکہ شرعی حدود کے اندر رہ کر ان کے ذریعے آخرت کا سامان فراہم کرے۔ اور اعمال صالح بجا لاتا رہے۔

اعمال صالح

کا مطلب حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی مدظلہ العالی سے سنئے :-

"برادرانِ اسلام! اچھے کام (اعمال صالح) کا مطلب یہ ہے کہ وہ کام کئے جائیں جن کے کرنے میں اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ مثلاً زبان سے کلمہ طیبہ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کا ورد کیا جائے۔ پانچ وقت باقاعدہ نماز ادا کی جائے رمضان مبارک کے روزے باقاعدہ رکھے جائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی حاجت سے زائد روپیہ دے اور ایک سال تک وہ روپیہ محفوظ رکھا جائے اور اسے صرف نہ کیا جائے تو اس میں زکوٰۃ سال کے بعد ادا کی جائے۔ اور اگر حرمین شریفین جانے کی توفیق ہو تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور حرمین الشریفین کی زیارت کی جائے۔"

(از خطبہ یوم الجمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۵۹ء خدام الدین ۴ دسمبر ۱۹۵۹ء)

حاصل یہ نکلا کہ عمل صالح وہ عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ اللہ اس کام سے راضی ہوگا۔ جو قرآن عظیم اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔ بالفاظ دیگر جو کام قرآن و سنت کے خلاف ہوگا وہ غیر صالح عمل کہلائیگا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔

حضرت سیدنا و مرشدنا و مولانا شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں :-

"اتباعِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین مسلمانی است و راہ قرب حق سبحانہٗ و ایں است طریق اصحاب کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و نزولِ قرآن مجید برائے ہمیں است اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ بر صراطِ پیغمبر خود و صراط اصحاب کرام و اہلِ بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثابت دار۔ آمین۔

ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی مسلمانی ہے۔ اور قرب الٰہی اسی پیروی کی بدولت ملتا ہے۔ یہ پیروی ہی حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اہل بیت رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے۔ اور قرآن مجید کے نازل ہونے کا یہی مقصد ہے۔

"یا اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ یعنی اپنے پیغمبر و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے راستے پر ثابت قدم رکھ۔ آمین۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درجہ

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبَاتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (التوبہ آیت ۹۹-۱۰۰)

ترجمہ :- اور بعضے گنوار ایسے ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے نزدیک ہونے اور پیغمبر کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ خبردار بے شک وہ ان کے لئے نزدیکی کا سبب ہے۔ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے ہجرت کرنے والوں اور مدد دینے والوں میں سے اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ہوا۔ اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے گئے ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ

(۱) یہاں قرآن کریم کی معجزانہ تاثیر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا حیرت انگیز کرشمہ دکھلایا ہے۔ کہ ان ہی درشت مزاج، سنگدل، تند خو گنواروں میں جو کفر و نفاق اور جہل و طغیان کی وجہ سے اس لائق ہی نہ تھے۔ کہ خدا کے بتلائے ہوئے ادب اور قاعدے سمجھ سکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور قرآن کریم کی آواز نے ایسے عارف اور مخلص افراد پیدا کر دیئے جو مبدأ و معاد سب چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور خدا کی راہ میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ خالص قرب الٰہی حاصل کرنے اور پیغمبر علیہ السلام کی دعا لینے کی غرض سے کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے ان کو بشارت دی کہ بے شک وہ اپنی امیدوں میں حق بجانب ہیں۔ یقیناً ان کو وہ چیز مل کر رہے گی جس کی نیت کی ہے۔ (یعنی قرب الٰہی) اور خدا ضرور ان کو اپنی رحمت میں جگہ دے گا۔ رہی پیغمبر علیہ السلام

(باقی صفحہ ۱۸ پر)

جناب قاضی عبدالحفیظ صاحب مبارک پوری ۔ رحیم یار خاں

فضائل و برکات ماہ رمضان المبارک

سعادت کے جلو میں رحمتِ پروردگار آئی!
مسلمانوں کے گھر چل کر خدا کا لطف عام آیا

یوں تو خدائے رحیم کی شان رحمت کے منظر بے عدد و بے شمار ہیں ۔ لیکن اس ماہ مقدس میں شان کریمی کا پُر جوش مظاہرہ اپنی مثال آپ ہے ۔ خدائے قدوس کی رحمت جو ہر وقت اور ہر گھڑی اپنی مخلوق کو لپنے دامن عفو میں لئے رہتی ہے ۔ اس ماہِ مبارک میں ساون کی گھٹا بن کر چھا جاتی ہے اور پورا مہینہ دن رات صبح شام ہر دم چھم چھم برستی رہتی ہے اس ماہ مبارک میں رحمتوں کے خزانے لٹتے ہیں اور خدائی رحمتوں اور انوار کی بارش کا ایک لاانتہاہی سلسلہ گناہگار اور سیاہ کار بندوں پر ہوتا ہے ۔ اور بشریت ملکیت کی ہم پلہ اور کہیں اس سے بھی بڑھ جاتی ہے اور گناہگار اور خطاکار بندے اس نقطۂ کمال پر پہنچ جاتے ہیں جہاں خدائے قدوس کو نجس و ناپاک بندوں کے منہ کی بدبو مشک وعنبر سے بھی عزیز ہوتی ہے ۔

انعام و اکرام

جب شان رحیمی نے ایک دلربا انگڑائی لے کر اک نگاہ کرم دنیا کی بیکراں وسعتوں پر ڈالی تو اس سے اپنے بندوں کی حالت زار دیکھی نہ جا سکی ۔ کوئی در ایسا نہ تھا جس سے عاصی و خاطی گناہگار انسان جنت میں داخل ہو سکتے ۔ سب دروازے ان پر بند تھے ۔ انسانوں کی بدیوں اور بدکرداریوں نے نیکی کرنے کا کوئی راستہ نہ چھوڑا تھا ۔ تمام اطراف و اکناف عالم میں شرک و بت پرستی، بدعہدی، غارت گری مارپیٹ، عصمت دری، شراب نوشی ۔ جوا بازی اور خونریزی کا بازار گرم تھا ۔ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ تھا ۔ یعنی خشکی اور سمندر ہر جگہ فساد برپا تھا ۔ اور خلقت جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے سمندر پر آ کھڑی ہوئی تھی اور قریب تھا کہ بڑھ کر اس میں چھلانگ لگا دے ۔ تو اس وقت دریائے رحمت جوش میں آیا ۔ اس نے سوچا اس وقت ضرورت ہے ایسے رہبر کی جو اس دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دے ۔ وہ ہادئ اعظم صبر و بردباری اور استقامت کا اٹل پہاڑ ہو ۔ وہ علم الٰہی کے زیور سے معمور ہو ۔ وہ مہبط انوار الٰہی ہو جو اپنی نورانی شعاعوں سے ساری دنیا کو منور کر دے ۔ اس نے خلقت کی کشتی کے لئے ایک دانا ملاح کا انتخاب کر لیا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہ پتوار دے دیے جن سے وہ کشتیٔ امت کو کنارے لگا سکے کشتیٔ امت کے نگہبان (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جن کو اللہ جل شانہٗ نے وہ پتوار دیئے ۔ جن سے وہ اپنی امت کو منزل مقصود تک پہنچا سکتے تھے ۔ خدائے عزوجل نے ان پتواروں کو ان کے ناموں سے موسوم فرمایا جیسے (۱) قرآن مجید (۲) نماز (۳) روزہ (۴) لیلۃ القدر وغیرہ ۔

فیوض و برکات روزہ

(۱) حدیث قدسی ہے ۔ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی جزا دوں گا روزے کی ۔ نیز روزہ دار کا سونا عبادت ہے ۔ اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے ۔ اور اس کی دعا مقبول ہے ۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور مضبوط قلعہ ہے عذاب دوزخ اور مصائب سے بچنے کے لئے ۔

(۲) رسول کریمؐ نے فرمایا کہ الصوم نصف الصبر یعنی روزہ صبر کا نصف ہے (ترمذی شریف)

(۳) الصبر نصف الایمان یعنی صبر ایمان کا نصف ہے ۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روزہ ایمان کے نصف کا نصف ہے یعنی چوتھائی حصہ ہے ۔ فرمان رسولؐ ہے کہ سب نیکیاں دس گنے ثواب سے سات سو گنے تک، مگر اللہ نے فرمایا روزہ رکھنا میرے (اللہ) لئے ہے ۔ اور میں ہی اس کی جزا دوں گا ۔ (بخاری شریف)

(۴) ایک جگہ فرمایا ۔ جنت کا ایک دروازہ ہے جس کو باب الریّان کہتے ہیں ۔ اس میں بجز روزہ داروں کے کوئی داخل نہ ہوگا ۔ اور روزہ دار کو اس کے روزے کے عوض اللہ پاک کے دیدار کا وعدہ ہو چکا ہے ۔ (بخاری و مسلم)

(۵) فرمایا روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ۔ ایک خوشی تو روزہ افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب کے دیدار کے وقت (بخاری شریف)

(۶) جو شخص جھوٹ بولنا اور برے کام کرنا نہ چھوڑے ۔ پس خدا تعالےٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ آدمی کھانا پینا چھوڑ دے ۔

اس سے واضح ہو گیا کہ جو شخص روزہ رکھے اور یاوہ گوئی اور لغو کاموں سے محترز نہ ہو تو اللہ تعالےٰ کو ایسے روزہ دار کے روزے کی قطعاً پرواہ نہیں ۔

(۷) حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ نہ فحش کلامی کرے ۔ نہ بیہودہ چلائے ۔ اگر کوئی اس کو برا کہے ۔ یا اس سے لڑے تو یہ اس سے کہدے کہ (تمہارا جو جی چاہے کرو) میں تو روزہ دار ہوں (مجھے تو لڑنا جھگڑنا زیبا نہیں) ؎

نہاں ہے احترامِ صوم میں حق کی رضا جوئی
نہ کرنا شور و غل ہرگز نہ ہونا محوِ بدگوئی
کرو اعراض یہ کہہ کر "بھائی ہم تو صائم ہیں"
اگر دشنام دے یا تم سے ہو تیغ آزما کوئی

ماہ رمضان المبارک کے چند فوائد

تزکیہ نفس رمضان المبارک سے تزکیہ نفس ہوتا ہے ۔ یعنی روزہ میں انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے ۔ وہ اپنی خواہشات کو روکتا ہے اور طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک بھوک پیاس کو برداشت کرتا ہے

بھوک پیاس کا احساس

روزہ میں انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے۔ دوسروں کی تکلیف کا احساس کرتا ہے۔ اسے احساس ہوتا ہے کہ اگر ایک وقت کھانے کو نہ ملے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہے وہ دوسروں کی تکلیف کا احساس کرتا ہے اور غرباء و فقرا کی دستگیری کرتا ہے۔ اس طرح روزہ ہمارے قلوب میں انسانی ہمدردی اور دل جوئی کا ایک جگمگاتا قندیل روشن کرتا ہے۔ مختصر یہ کہ اس سے روحانی اور جسمانی علاج ہوتا ہے۔ مختلف انواع و اقسام کے امراض دور ہو جاتے ہیں۔

روزے کا مفہوم

روزے کا مقصد صبح سے شام تک بھوکا رہنا اور اپنی حالت مضطرب بنا کر لوگوں کو دکھلانا اور سارا دن بیمار کی طرح پڑے رہنا، بار بار نہانا، بھیگے ہوئے کپڑے جسم پر ڈالنا۔ پیٹ پر برف کی ڈلیاں پھیرنا نہیں۔ بلکہ روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل پانچ باتوں کا اہتمام کرے۔

اوّل:۔ نگاہ کی حفاظت۔ کہ کسی بے محل جگہ پر نہ پڑے۔ نبی کریمؐ کا ارشاد گرامی ہے۔ نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص اس سے خوف خدا کی وجہ سے بچ رہے حقتعالیٰ اس کو نور ایمانی نصیب فرماتے ہیں۔ جس کی حلاوت اور لذت قلب میں محسوس کرتا ہے۔

دوسری چیز۔ زبان کی حفاظت۔ جھوٹ چغل خوری، غیبت، بدکلامی اور جھگڑا وغیرہ سب چیزیں اس میں شامل ہیں۔

تیسری بات:۔ جس کا اہتمام روزہ دار کے لئے ضروری ہے وہ کان کی حفاظت و صیانت ہے۔ ہر ناروا بات جس کا کہنا اور زبان سے نکالنا ناجائز ہے اس کی طرف کان لگانا اور سننا بھی ناجائز ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں

چوتھی چیز۔ باقی اعضاء بدن مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ کا ناجائز چیز سے روکنا اسی طرح پیٹ کو افطار روزہ کے وقت مشتبہ چیز سے محفوظ رکھنا۔

پانچویں بات۔ افطار کے وقت بے تحاشا نہ کھایا جائے۔ اس روزہ کی غرض فوت ہو جاتی ہے۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح چلتا ہے۔ لہٰذا روزہ دار کو چاہیئے کہ وہ شیطان لعین کے راستوں کو بھوک سے بند کر دے۔ اعضاء کا سیر ہونا نفس کے بھوکے رہنے پر موقوف ہے۔ جب نفس بھوکا رہتا ہے تو تمام اعضاء سیر رہتے ہیں اور جب نفس سیر ہوتا ہے تو تمام اعضاء بدن بھوکے رہتے ہیں۔

لیلۃ القدر

رحمت و برکت کے اس مہینے میں پروردگار کی رحمت خاص شب قدر ہے۔ جس کی جلالت قدر کا یہ عالم ہے کہ وہ ہزاروں مہینوں سے بہتر ہے۔ گویا اس رات میں ۳۰ ہزار راتوں کی عبادت کے ثواب سے زیادہ ثواب ہے۔ یہ وہ رحمتوں اور برکتوں والی رات ہے جس میں کتاب اللہ کا نزول اجلال ہوا۔ خاص الخاص الطاف ربانی اور عظیم الشان خیر و برکت کا یہ سلسلہ سرِ شام سے طلوع فجر اور صبح صادق تک قائم رہتا ہے۔

حدیث شریف میں ارشاد ہوتا ہے

من قَامَ لیلۃ القدر ایمانا و احتسابًا غفر لہ ماتقدم من ذنبہ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ جو شخص شب قدر ایمان و اخلاص کے ساتھ عبادت کے لئے کھڑا ہو اس کے تمام گذشتہ معاصی بخش دیئے گئے۔ (بخاری، مسلم)

قرب الٰہی

صفحہ ۱۵ سے آگے

کی دُعا۔ اسے تو وہ اپنے کانوں سے سُنتے اور آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ جب کوئی شخص صدقہ وغیرہ لے کر حاضر ہوتا ہے۔ تو حضورؐ اس کو دعائیں دیتے ہیں۔ حضورؐ کی اس دُعا کا ثمرہ بھی وہی رحمت و قربِ الٰہی ہے جس کا وعدہ پہلے ہو چکا۔

(۲) اعراب مومنین کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ زعماء و اعیانِ مومنین کا کچھ ذکر کیا جائے یعنی جن مہاجرین نے ہجرت میں سبقت و اوّلیت کا شرف حاصل کیا۔ اور جن انصار نے نصرت و اعانت میں پہل کی۔ غرض جن لوگوں نے قبول حق اور خدمت اسلام میں جس قدر آگے بڑھ بڑھ کر حصے لئے پھر جو لوگ نکوکاری اور حسنِ نیت سے اُن پیشِ روانِ اسلام کی پیروی کرتے رہے۔ ان سب کو درجہ بدرجہ خدا کی خوشنودی اور حقیقی کامیابی حاصل ہو چکی —— جیسے انہوں نے پوری خوش دلی اور انشراح قلب کے ساتھ حق تعالیٰ کے احکام تشریعی اور قضاء تکوینی کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔ اسی طرح خدا نے اُن کو اپنی رضاء و خوشنودی کا پروانہ دے کر غیر محدود انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا۔

(تنبیہ) مفسرین سلف کے اقوال "السابقون الاولون" کی تعیین میں مختلف ہیں۔ بعض نے کہا ہے۔ کہ وہ مہاجرین و انصار مراد ہیں۔ جو ہجرت سے پہلے مشرف با سلام ہوئے۔ بعض کے نزدیک وہ مراد ہیں۔ جنہوں نے دونوں قبلوں (کعبہ و بیت المقدس) کی طرف نماز پڑھی۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ جنگ بدر تک کے مسلمان "سابقین اولین" ہیں۔ بعض حدیبیہ تک اسلام لانے والوں کو اس کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ اور بعض مفسرین کی رائے ہے۔ کہ تمام مہاجرین و انصار اطراف کے مسلمانوں اور پیچھے آنے والی نسلوں کے اعتبار سے سابقین اولین ہیں ہمارے نزدیک ان اقوال میں چنداں تعارض نہیں سبقت و اوّلیت اضافی چیزیں ہیں۔ ایک ہی شخص یا جماعت کسی کے اعتبار سے سابق اور دوسرے کی نسبت سے لاحق بن سکتی ہے جیسا کہ ہم نے فائدہ میں اشارہ کیا۔ جو شخص یا جماعت جس درجہ میں سابق و اوّل ہوگی اسی قدر رضائے الٰہی اور حقیقی کامیابی سے حصہ پائے گی۔ کیونکہ سبقت و اوّلیت کی طرح رضا و کامیابی کے بھی مدارج بہت سے ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

مقربین کے ساتھ سلوک

(۱) فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۙ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ ۝ (الواقعہ آیت ۸۸-۸۹)

ترجمہ:۔ پھر (جب قیامت آئے گی) اگر وہ مقربین میں سے ہے تو اس کے لئے راحت اور خوشبوئیں اور عیش کے باغ ہیں)

(۲) وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ۚ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ۚ (الواقعہ آیت ۱۰-۱۱)

ترجمہ:۔ اور سب سے اول ایمان لانے والے سب سے اول داخل ہونے والے ہیں اور وہ اللہ سے خاص قرب رکھنے والے ہیں۔

دعا

نہایت عاجزانہ التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا مقرب بندہ بنائے اور ہر دم اپنی رضا کی توفیق عطا فرمائے آمین ❁

خدا دوست بندے

متوجّہ ہوں

برادران ملت لڑکیوں کی موجودہ تعلیم کے گندے دور اخلاق سوز نصاب سے ہماری قوم معکوس ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

زنانہ تعلیم کی اس بڑھتی ہوئی وبا کو دیکھ کر مسلمانوں کے مقتدر علماء کرام قوم سے چیخ چیخ کر مخاطب ہوئے مگر وہ انگریزوں کا دور تھا جس کے باعث یہ سیلاب عظیم برابر تباہی و بربادی کرتا ہوا بڑھتا چلا گیا۔ حصول پاکستان کے بعد ہمیں پورا یقین تھا کہ ہماری مسلمان حکومت اس مغربی تعلیم کے نصاب کو یکسر ختم کرکے عین اسلامی معیار کا نصاب رائج کرے گی۔ برسوں تک ہماری نگاہیں اس تبدیلی کا انتظار کرتی رہیں۔!

دوستو! ایسے دور میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ذاتی سرمایہ سے ایسی زنانہ درسگاہیں قائم کریں جہاں لڑکیاں پاکیزہ ماحول میں عالمہ فاضلہ با اخلاق معلمات کی زیر نگرانی تفسیر القرآن، فقہ احادیث وغیرہ کے علاوہ فارسی، انگریزی ریاضی، تاریخ اسلام، فن تقریر وغیرہ کی تعلیم حاصل کرسکیں۔

ہم نے ۱۹۴۵ء میں اس قسم کی ایک درسگاہ قائم کرنے کی سکیم تیار کی تھی۔ لیکن مالی کمزوری کے پیش نظر اسے عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ جون ۱۹۴۷ء میں حضرت مولانا مولوی عبدالمجید صاحب قریشی بانی سیرت کمیٹی پٹی کی خدمت میں اس درسگاہ کے چلانے کے لئے مالی امداد کی درخواست کی۔ مولانا موصوف نے ہماری درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حکم دیا کہ میں سیرت کمیٹی کے فنڈ سے مذکورہ درسگاہ کے لئے پانچ سال تک جملہ مصارف ادا کرتا رہوں گا۔ انھوں نے لکھا تھا کہ آپ قابل ترین معلمات کی فراہمی کا انتظام شروع کردیں۔

مولانا صاحب کی اس مخلصانہ پیش کش کے بعد ہمارے حوصلے بڑھ گئے۔ ہمیں یقین تھا کہ پانچ سال تک ہم ملک کے مخیر احباب کا کافی تعاون حاصل کر لیں گے۔ چنانچہ ہم نے مدرسۃ البنات جالندھر کے ناظم اعلےٰ کی خدمت میں معلمات کی فراہمی کے لئے درخواست کی۔ اور ملک کے بلند پایہ اخبارات میں اشتہارات شائع کرائے۔ جس کی بنا پر بہت سی قابل معلمات نے اپنی خدمات پیش کیں۔ ابھی معاملات طے ہو رہے تھے کہ تقسیم ہند کا کام شروع ہو گیا۔ مولانا عبدالمجید صاحب قریشی ہجرت کرکے لاہور تشریف لائے اور ہمیں مطلع کیا کہ آپ اپنے مشن کو باقاعدہ جاری رکھیں میں ایفائے عہد کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

ابھی فضا سازگار نہ ہونے پائی تھی کہ مولانا موصوف شہید کر دیے گئے۔ ان کی اس بے وقت موت سے ہماری سکیم ریت کے گھروندے کی طرح بیٹھ گئی بقول ناسخ ؎

اگر ہوتا ہے دس میں ایک دانہ میری قسمت کا
فلک بجلی گرا دیتا ہے ناسخ سارے خرمن پر

اس کے بعد ہم نے ملک کے بہت سے امیروں اور جاگیرداروں کی خدمت میں مالی امداد کے لئے درخواستیں پیش کیں ہمیں امید تھی کہ یہ لوگ ہمارا ہاتھ بٹانے میں گریز نہیں کریں گے لیکن ؎

ان بتوں نے نہ کی مسیحائی ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

ازاں بعد ملک کے بڑے بڑے سجادہ نشینان کی خدمت میں مراسلے ارسال کرکے استدعا کی کہ نذرانوں کا کچھ حصہ قوم کی تربیت کے لئے وقف فرمائیے ہمیں قوی یقین تھا کہ یہ مذہبی رہنما ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مالی امداد سے سرفراز فرمائیں گے لیکن ان کے حجروں سے بھی ہمیں صدائے بازگشت سنائی نہ دی۔ ان سے مایوس ہو کر ملک کی چند مذہبی سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کی خدمت میں بھی درخواستیں پیش کیں۔ ان میں سے اکثر نے تو واپسی جواب بھیجنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ صرف جماعت اسلامی کے امیر مولانا مودودی صاحب نے ہماری سکیم کو بہت سراہا اور تعاون کا وعدہ بھی فرمایا۔ ان کی طرف سے چند اہم معلومات کے لئے جماعت اسلامی کے چند ایک رکن بھی ہمارے پاس تشریف لائے۔ چند ہفتوں تک کاغذی کارروائی ہوتی رہی۔

ہم قدرے مطمئن تھے کہ مودودی صاحب مولانا قریشی کی طرح کچھ عرصہ کے لئے درسگاہ کے جملہ مصارف جماعت سے ادا کریں گے لیکن ایک روز سے مودودی صاحب کا یہ حوصلہ شکن مکتوب موصول ہوا کہ ہماری جماعت مالی نقاہت کے پیش نظر آپ کا تعاون نہیں کرسکتی لہٰذا آپ اپنے علاقہ کے متمول احباب سے امداد حاصل کرنے کی کوشش کیجیے کاش مودودی صاحب سرے سے ہی مالی نقاہت کا عذر کرکے ہمیں ٹال دیتے۔

اب ہفت روزہ خدام الدین کی وساطت سے ہم پاکستان بھر کے جملہ مخیر احباب سے پر درد مندانہ اپیل کرتے ہیں کہ ہماری اس دیرینہ آرزو کی تکمیل کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق مالی امداد سے سرفراز فرمائیے تاکہ رمضان المبارک کے فوراً بعد اس اسلامی درسگاہ (مدرسۃ البنات) کا اجرا کیا جائے۔ ؎

اے مسلمانو! کرو بارش تم اب ایثار کی

ہمیں توقع ہے کہ جملہ علماء کرام ہماری اس دردمندانہ اپیل پر توجہ فرما کر زیادہ سے زیادہ چندہ کی فراہمی کا مستقل انتظام کرا کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

علاوہ ازیں تمام خدا دوست بہن بھائیوں سے بھی استدعا ہے کہ اپنی آمدنی میں سے معقول عطیہ جات مرحمت فرماتے ہوئے مستقل معاون کی حیثیت سے ماہانہ چندہ کا وعدہ فرمائیں گے۔

دوستو! آپ کے عطیہ جات ایک صدقہ جاریہ کے مترادف ہوں گے۔ جن کا اجر آپ کو بارگاہ ایزدی سے ملے گا۔!

نوٹ! یہ کام ایک ایسی انجمن کی نگرانی میں کیا جا رہا ہے۔ جو حکومت سے رجسٹری شدہ ہے۔ حسابات کی پڑتال پوری باقاعدگی کے ساتھ حکومت کا ذمہ دار عملہ وقتاً فوقتاً کرتا رہے گا۔

علاوہ ازیں پبلک کے سامنے آمدنی و خرچ کا سالانہ گوشوارہ باقاعدگی کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

الداعی الی الخیر

ڈاکٹر عبدالقادر خاں اختر نظامی سیکرٹری

انجمن دیہات سدھار (اصلاح دیہات)

رجسٹرڈ بنڈسی تحصیل تونسہ شریف۔ ڈسٹرکٹ ڈی۔جی۔خان (ویسٹ پاکستان)

مرکزی امیر نظام العلماء مغربی پاکستان کا ارشاد

نظام العلماء کی امداد

حضرت مخدوم جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ امیر مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان کا ارشاد ہے کہ آج کل دینی کاموں اور مذہبی اداروں کے لئے فنڈ کی سخت ضرورت ہے۔ جس کے بغیر فرائض متعلقہ سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے نظام العلماء مغربی پاکستان ایک مذہبی اور خالص اسلامی ادارہ ہے۔ تمام شاغول، سارے علماء کرام اور عام دیندار مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کی مالی امداد کرکے دینی کاموں میں ہاتھ بٹائیں۔ ایسی امدادی رقوم خود حضرت مولانا موصوف کے پتہ پر آئیں یا احقر کے پتہ پر۔

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلےٰ نظام العلماء مغربی پاکستان۔ لاہور
بیرون دہلی دروازہ۔ دفتر ترجمان اسلام

فضائل رمضان المبارک

(جناب حاجی کمال الدین صاحب مدرس لاہور کارپوریشن)

(۱)

عزیز بچو! اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکواۃ. کلمہ پڑھ کر تو انسان مسلمان ہو جاتا ہے۔ اب جیسے اس پر نماز پڑھنی فرض ہے۔ ویسے ہی رمضان شریف کے مہینے میں روزے رکھنا بھی فرض ہے۔ بس اس وقت ہم آپ کو روزوں ہی کے متعلق کچھ بتانا چاہتے ہیں سُنئے اور عمل کیجئے

حضورؐ نے روزے کی بڑی فضیلت بتائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے جس نے رمضان شریف کے روزے محض خدا واسطے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جاویں گے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اور چیزوں کی جزا تو ملائکہ دیتے ہیں۔ مگر روزوں کی جزا مَیں خود دوں گا۔ اور باتوں کو تو چھوڑیئے، روزہ دار کے مُنہ کی بدبُو بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ ایک روایت میں یوں آتا ہے۔ کہ روزہ داروں کے لئے قیامت کے روز عرش کے نیچے دستر خوان چُنا جائے گا وہ لوگ اس پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔ اور سب لوگ ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوں گے۔ اس پر وہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے ہیں۔ کھانا کھا پی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہیں۔ ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور تم لوگ روزہ نہ رکھا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں یوں آتا ہے۔ کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان شریف کیا چیز ہے۔ تو وہ یہ تمنّا کریں۔ کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔ سب کو پتہ ہے کہ سارے سال کے روزے رکھنے تو دِل گُردے کا کام ہے۔ مگر رمضان شریف کے ثواب کے مقابلے میں حضورؐ کا ارشاد ہے۔ کہ لوگ اس کی تمنا کرنے لگیں۔

پیارے بچو! یہ مہینہ تو بہت ہی برکتوں اور رحمتوں کا ہے۔ اگر ۱۱ مہینے یوں ہی ضائع کر دیئے ہوں تو اس مبارک ماہ میں تو کچھ کمائی کر لو۔ اس کے ایک ایک منٹ کو غنیمت سمجھو اور ہرگز ضائع نہ ہونے دو۔ اگر کوئی نفل عبادت بھی ادا کرو گے۔ تو فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اگر کوئی فرض ادا کر لے تو ۷۰ فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ اس لُوٹ کے بھی کیا کہنے کہ معمولی سی محنت پر اِس قدر ثواب۔ اب یہ اپنی اپنی ہمّت ہے لُوٹا جائے تو لوٹ لو۔ خدا جانے پھر یہ دن نصیب ہوں نہ ہوں۔ موت کا کیا پتہ۔ ابھی آ جائے تو سب کچھ ختم۔ اب اگر ایک دفعہ بھی اللہ کہنا چاہے تو نہیں کہہ سکے گا۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ اس مبارک مہینہ میں ایک ایسی رات آئی ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ ہزار مہینے کے ۸۳ سال ۴ ماہ بنتے ہیں۔ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس مبارک رات کی عبادت نصیب ہو جائے۔ گویا اس نے ۸۳ سال ۴ ماہ سے زیادہ زمانہ عبادت میں گزار دیا۔ واقعی قدر دانوں کے لئے یہ ایک بے بہا نعمت اور خداوند تعالیٰ کا بہت ہی بڑا انعام ہے۔ اور یہ ایک خصوصی نعمت ہے۔ جو صرف حضورؐ کی اُمّت کو ملی ہے۔ پہلی اُمتوں کو نہیں ملی۔ اس نعمت کے بدلے تو خداوند تعالےٰ کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے تھوڑا ہے کہ صرف ایک رات کی عبادت کے بدلے ۸۳ سال ۴ ماہ کی عبادت کا ثواب عنایت فرمایا۔ اب اگر خود ہی کوئی اس نعمت سے محروم رہے تو اس کی بدقسمتی۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے۔ اگر خدا نخواستہ روزہ رکھتے ہیں کوئی تکلیف ہو بھی تو اُسے شوق سے برداشت کرتے ہائے ہُو چیخ پکار نہ ہونے پائے جیسا کہ گرمی کے روزوں میں بعض بعض سو رہا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر سحری کھانے کا موقع نہ ملا تو صبح سے ہی روزے کا سوگ ہو گیا۔ اسی طرح اگر رات کی تراویح میں کچھ دقّت ہو تو اس کو خوشی سے برداشت کرے۔ اس کو آفت اور مصیبت نہ سمجھے۔ جب ہم دُنیا کے کاموں کی خاطر کھانا پینا آرام و راحت سب چھوڑ دیتے ہیں تو کیا خدا کی رضا کے لئے یہ معمولی سی تکلیف بھی نہیں برداشت کر سکتے۔ سینماؤں میں دیکھو لوگ رات کو ایک دو بجے تک کیسے جاگتے رہتے ہیں۔

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ یہ غمخواری اور حُسن سلوک کا مہینہ ہے۔ یعنی غریبوں مسکینوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرنا۔ اگر پانچ چار چیزیں اپنی روزہ کشائی کے لئے تیار کی ہیں تو ایک دو غریبوں کے لئے بھی ہونی چاہئے۔ جس قدر بھی ہو سکے اپنی افطاری اور سحری کے کھانے میں غریبوں کا حصہ بھی ضرور لگانا چاہئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو بھوکے کو روٹی کھلائے یا ننگے کو کپڑا پہنائے یا مسافر کو رات کو ٹھہرنے کی جگہ دے دے۔ تو اللہ پاک قیامت کے ہَولوں سے اس کو پناہ دیتے ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے کہ جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلا دے تو حق تعالےٰ قیامت کے روز حوض کوثر سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگیگی۔ اور جو کوئی کسی مسلمان بھائی کا روزہ افطار کرا دے تو اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا۔ اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ملے گا۔ مگر اس روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ ہم میں سے تو ہر ایک اتنی طاقت نہیں رکھتا۔ کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں ہے بلکہ یہ ثواب تو اللہ پاک ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا لسّی پلانے پر بھی عطا فرما دیتے ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ جو شخص حلال کی کمائی سے روزہ افطار کرائے۔ اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ اور شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں ✦

۲۶ فروری

ایڈیٹر
عبدالمنان
چوہان

شرح چندہ
سالانہ گیارہ روپے ششماہی چھ روپے
سہ ماہی تین روپے

منظور شدہ محکمہ جیل مغربی پاکستان

۶۰۴۷
رجسٹرڈ ایل

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۱۶۳۲۱/G مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء
(۲) پشاور " " " " ۲۴۸۱/۲۷۳.T.B.G مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام مولوی عبیداللہ انور پرنٹر پبلشر چھپا اور دفتر رسالہ خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور سے شائع ہوا